سورۃ التوبہ

آیات ۳۴ - ۳۹

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ الْاَحْبَارِ وَ الرُّهْبَانِ لَيَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ
النَّاسِ بِالْبَاطِلِ وَ يَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ وَ الَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ
وَ الْفِضَّةَ وَ لَا يُنْفِقُوْنَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۙ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۙ﴿٣٤﴾ يَّوْمَ
يُحْمٰى عَلَيْهَا فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوٰى بِهَا جِبَاهُهُمْ وَ جُنُوْبُهُمْ وَ ظُهُوْرُهُمْ ؕ
هٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ فَذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُوْنَ ﴿٣٥﴾ اِنَّ عِدَّةَ الشُّهُوْرِ
عِنْدَ اللّٰهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ مِنْهَاۤ
اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ؕ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ ۙ۬ فَلَا تَظْلِمُوْا فِيْهِنَّ اَنْفُسَكُمْ وَ
قَاتِلُوا الْمُشْرِكِيْنَ كَآفَّةً كَمَا يُقَاتِلُوْنَكُمْ كَآفَّةً ؕ وَ اعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ
الْمُتَّقِيْنَ ﴿٣٦﴾

اِنَّمَا النَّسِىْٓءُ زِيَادَةٌ فِى الْكُفْرِ يُضَلُّ بِهِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُحِلُّوْنَهٗ عَامًا وَّ
يُحَرِّمُوْنَهٗ عَامًا لِّيُوَاطِـُٔوْا عِدَّةَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ فَيُحِلُّوْا مَا حَرَّمَ اللّٰهُ ؕ زُيِّنَ
لَهُمْ سُوْٓءُ اَعْمَالِهِمْ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ع ﴿٣٧﴾
يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَا لَكُمْ اِذَا قِيْلَ لَكُمُ انْفِرُوْا فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اثَّاقَلْتُمْ
اِلَى الْاَرْضِ ؕ اَرَضِيْتُمْ بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا مِنَ الْاٰخِرَةِ ۚ فَمَا مَتَاعُ الْحَيٰوةِ
الدُّنْيَا فِى الْاٰخِرَةِ اِلَّا قَلِيْلٌ ﴿٣٨﴾
اِلَّا تَنْفِرُوْا يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ۙ۵ وَّيَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ وَلَا تَضُرُّوْهُ
شَيْـًٔا ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ ﴿٣٩﴾

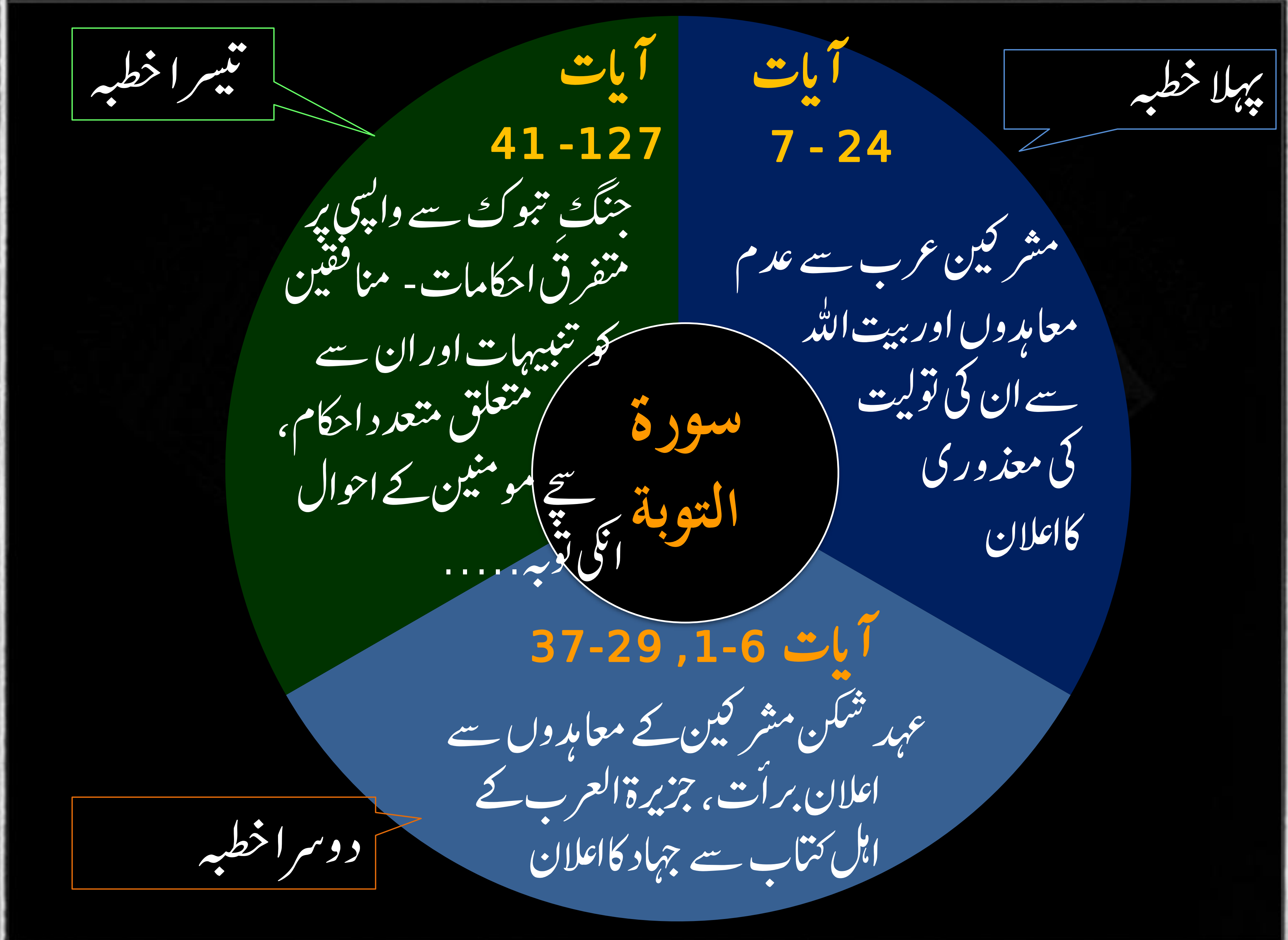
پہلا خطبہ
آیات
7 - 24
مشرکین عرب سے عدم معاہدوں اور بیت اللہ سے ان کی تولیت کی معذوری کا اعلان
تیسرا خطبہ
آیات
41 -127
جنگِ تبوک سے واپسی پر متفرق احکامات - منافقین کو تنبیہات اور ان سے متعلق متعدد احکام، سچے مومنین کے احوال انکی توبہ......
سورة التوبة
آیات 1-6, 29-37
عہد شکن مشرکین کے معاہدوں سے اعلان برأت، جزیرۃ العرب کے اہل کتاب سے جہاد کا اعلان
دوسرا خطبہ

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ الْاَحْبَارِ وَ الرُّهْبَانِ لَيَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا - اے لوگو جو ایمان لائے ہو

اِنَّ كَثِيْرًا - بیشک بہت سے

مِّنَ الْاَحْبَارِ وَ الرُّهْبَانِ - علماء اور درویشوں میں سے

لَيَاْكُلُوْنَ - کھاتے ہیں

اَمْوَالَ النَّاسِ - لوگوں کے مال

بِالْبَاطِلِ - باطل (طریقوں) سے

وَيَصُدُّوْنَ - اور روکتے ہیں

صَدَّ يَصُدُّ ، صَدًّ : روکنا، رکنا، موڑ دینا

عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ - اللہ کی راہ سے

وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَ الْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُوْنَهَا فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۙ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۙ﴿۳۴﴾

وَ الَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ - اور جو لوگ ذخیرہ کرتے ہیں

كَنَزَ يَكْنِزُ ، كَنْزًا جمع کرنا، زمین میں دفن کرنا، خزانہ بھرنا

کنز: ہر وہ مال جو کثیر مقدار میں جمع کیا جائے اور خزانہ بنا کر رکھا جائے

الذَّهَبَ وَ الْفِضَّةَ - سونے کا اور چاندی کا

وَلَا يُنْفِقُوْنَهَا - اور وہ خرچ نہیں کرتے ان کو

فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ - اللہ کی راہ میں

فَبَشِّرْهُمْ - تو خوشخبری دیں ان کو

بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ - ایک دردناک عذاب کی

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓاْ إِنَّ كَثِيرًا مِّنَ ٱلۡأَحۡبَارِ وَٱلرُّهۡبَانِ لَيَأۡكُلُونَ
أَمۡوَٰلَ ٱلنَّاسِ بِٱلۡبَٰطِلِ وَيَصُدُّونَ عَن سَبِيلِ ٱللَّهِۗ وَٱلَّذِينَ
يَكۡنِزُونَ ٱلذَّهَبَ وَٱلۡفِضَّةَ وَلَا يُنفِقُونَهَا فِي سَبِيلِ ٱللَّهِ فَبَشِّرۡهُم
بِعَذَابٍ أَلِيمٖ ﴿٣٤﴾

اے ایمان لانے والو، ان اہل کتاب کے اکثر علماء اور درویشوں کا حال یہ
ہے کہ وہ لوگوں کے مال باطل طریقوں سے کھاتے ہیں اور انہیں اللہ
کی راہ سے روکتے ہیں دردناک سزا کی خوش خبری دو ان کو جو سونے اور
چاندی جمع کر کے رکھتے ہیں اور انہیں خدا کی راہ میں خرچ نہیں کرتے

محمد اقبال

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡۤا اِنَّ كَثِيۡرًا مِّنَ الۡاَحۡبَارِ وَ الرُّهۡبَانِ لَيَاۡكُلُوۡنَ
اَمۡوَالَ النَّاسِ بِالۡبَاطِلِ وَ يَصُدُّوۡنَ عَنۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ‌ؕ وَ
الَّذِيۡنَ يَكۡنِزُوۡنَ الذَّهَبَ وَ الۡفِضَّةَ وَ لَا يُنۡفِقُوۡنَهَا فِىۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ‌ۙ
فَبَشِّرۡهُمۡ بِعَذَابٍ اَلِيۡمٍۙ ﴿۳۴﴾

O ye who believe! there are indeed many among the priests and anchorites, who in Falsehood devour the substance of men and hinder (them) from the way of Allah. And there are those who bury gold and silver and spend it not in the way of Allah: announce unto them a most grievous penalty-

يَآ أَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ الْاَحْبَارِ وَ الرُّهْبَانِ لَيَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ

اہلِ کتاب کے مذہبی پیشواؤں کا مخلوقِ خدا سے رویہ

- پچھلی آیات میں اہلِ کتاب کے ان جرائم کا ذکر جن کا تعلق اللہ کی معرفت اور اس کے حقوق سے (جس میں انہوں نے بڑی خیانتیں کیں)
- اب ان کے ان جرائم کو بیان کیا جارہا ہے جن کا تعلق مخلوقِ خدا سے ہے
- ان کے دینی راہنماؤں نے اصلاح و ہدایت کا لبادہ اوڑھ کر اللہ کے بندوں کے ساتھ فریب کیے اور لوگوں کے مال بٹورے
- یہود نے زکواۃ اور قربانی مذہبی طبقے بالخصوص حضرت ہارونؑ کی اولاد کے لیے مخصوص کردی حالانکہ اللہ نے ہر شریعت میں زکوٰۃ کی فرضیت کا مقصد یہ بیان فرمایا تھا کہ اغنیاء سے دولت وصول کی جائے گی اور غریبوں پر خرچ کی جائے گی۔ تُؤخَذُ مِنْ أَغْنِيَائِهِمْ فَتُرَدُّ عَلٰى فُقَرَائِهِمْ (حديث)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ الْاَحْبَارِ وَ الرُّهْبَانِ لَيَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ

- انھوں نے مذہبی سیادت و قیادت اور مشیخیت کے دعویدار ہونے کے باوجود رشوت لینے اور سود کھانے کو بھی اپنا معمول بنالیا
- حصول زر کے وہ ذرائع جو ان کی شریعت میں یکسر حرام تھے انھیں اپنے اور قوم کے لیے حلال کردیا
- عدالتوں کے مناصب (جو انہی کی تحویل میں تھے) کو دنیا کمانے کا ذریعہ بنالیا
- رشوت عام اور عدالتیں حرام خوری اور بد دیانتی کا مرکز بن گئیں
- عوام مذہبی رسومات خود نہیں ادا کر سکتے تھے
- پیدائش، عقیقہ، نکاح اور بعد از مرگ کی رسومات کو حصول زر کا ذریعہ بنایا ہوا تھا

يَآأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ الْاَحْبَارِ وَ الرُّهْبَانِ لَيَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ

- عیسائیوں کے پاپائے اعظم نے اپنے آپ کو حضرت مسیح کا جانشین قرار دیتے ہوئے گناہ گاروں کی بخشش کا مجاز قرار دے دیا
- پاپائے اعظم ہر شخص کی ضعیف الاعتقادی سے فائدہ اٹھا کر لوگوں سے جنت کی رقم وصول کرتا اور پھر جنت کا ٹکٹ جاری کرتا
- عیسائی علماء کی پوری کوشش رہی کہ لوگوں کو اللہ کی کتاب کا صحیح علم نہ پہنچے
- انہوں نے اللہ کے دین اور اس کی کتاب کو موم کی ناک بنا کر رکھ دیا
- قرآن کریم جن بداعمالیوں کا ذکر اہل کتاب کے حوالے سے کر رہا ہے ان میں سے کون سی ایسی بات ہے جو آج مسلمانوں میں نہیں پائی جاتی؟
- علماء کی ایک بڑی تعداد حب دنیا کی مریض ہو چکی ہے۔ بڑی بڑی گدیوں کے سجادہ نشین اپنے بزرگوں کی ولایت کی قیمت وصول کر رہے ہیں، انکے بزرگوں نے بھوکا رہ کر لوگوں کو دین سکھایا، یہ لوگوں کی جیبیں کاٹ کر لوگوں کو بے دین بنا رہے ہیں

يَّوۡمَ يُحۡمٰى عَلَيۡهَا فِىۡ نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكۡوٰى بِهَا جِبَاهُهُمۡ وَجُنُوۡبُهُمۡ وَظُهُوۡرُهُمۡ

يَّوۡمَ يُحۡمٰى - جس دن خوب گرم کیا جائے گا (ح م ي)

حَمِيَ يَحْمَى ، حَمْيًا... : بہت زیادہ گرم

عَلَيۡهَا فِىۡ نَارِ جَهَنَّمَ - ان (اموال) کو جہنم کی آگ میں

فَتُكۡوٰى بِهَا - پھر داغا جائے گا

كَوَى يَكْوِي ، كَيًّا: جلانا، داغنا

جِبَاهُهُمۡ - ان کی پیشانیوں کو

جِباه جهة کی جمع - پیشانیاں

وَجُنُوۡبُهُمۡ - اور ان کے پہلوؤں کو

جنوب جنب کی جمع - پہلو

وَظُهُوۡرُهُمۡ - اور ان کی پیٹھوں کو

ظُهُوْر ظهر کی جمع - پشتیں

هٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِأَنْفُسِكُمْ فَذُوقُوا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُونَ ﴿٣٥﴾

هٰذَا - یہ ہے

مَا كَنَزْتُمْ - جو تم نے ذخیرہ کیا

لِأَنْفُسِكُمْ - اپنے لئے

فَذُوقُوا - تو (مزہ) چکھو

مَا كُنْتُمْ - اس کا جو

تَكْنِزُونَ - تم ذخیرہ کرتے تھے

يَّوْمَ يُحْمٰى عَلَيْهَا فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوٰى بِهَا جِبَاهُهُمْ وَ جُنُوْبُهُمْ وَ ظُهُوْرُهُمْ ؕ هٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ فَذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُوْنَ

جس دن وہ مال دوزخ کی آگ میں (خوب) گرم کیا جائے گا۔ پھر اس سے ان کی پیشانیاں اور پہلو اور پیٹھیں داغی جائیں گی (اور کہا جائے گا) کہ یہ وہی ہے جو تم نے اپنے لیے جمع کیا تھا سو جو تم جمع کرتے تھے (اب) اس کا مزہ چکھو

On the Day when heat will be produced out of that (wealth) in the fire of Hell, and with it will be branded their foreheads, their flanks, and their backs, their flanks, and their backs.- "This is the (treasure) which you buried for yourselves: taste ye, then, the (treasures) ye buried!"

محمد اقبال

يَّوۡمَ يُحۡمٰى عَلَيۡهَا فِىۡ نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكۡوٰى بِهَا جِبَاهُهُمۡ وَجُنُوۡبُهُمۡ وَظُهُوۡرُهُمۡ

- سونا چاندی جمع کرنے کی مذمت
- سیاق کلام کے اعتبار سے تو اس میں اشارہ اہل کتاب کے علماء اور یہود کی طرف ہے، مگر حقیقت یہ ہے کہ اس میں عموم پایا جاتا ہے۔ اس کا اسلوب بھی عام تعلیم کا ہے
- جو لوگ بھی حبّ دنیا کے اسیر ہوں گے اور سونا چاندی جمع کرنا اور انھیں سینت سینت کر رکھنا اُن کی زندگی کا مقصد ہوگا اور اللہ کے راستے میں خرچ کرنے سے ہمیشہ پہلو تہی کرتے ہوں گے، وہ سب اس میں شامل ہیں۔ چاہے وہ اہل کتاب میں سے ہوں اور چاہے مسلمانوں میں سے
- اسلام نے سونا چاندی یعنی دولت دنیا کو ضرورت کی چیز بنایا ہے مقصد نہیں
- یہ انسان کی ملکیت نہیں بلکہ امانت ہے اور امانت کی ہمیشہ ادائیگی کی فکر ہونا چاہئے
- اللہ کے راستے سے مراد ہر وہ مصرف ہے جس سے مخلوقِ خدا کی ضرورتیں پوری ہوتیں اور اللہ کے دین کی نشرواشاعت اور سربلندی میں مدد ملتی ہے

يَّوۡمَ يُحۡمٰى عَلَيۡهَا فِىۡ نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكۡوٰى بِهَا جِبَاهُهُمۡ وَجُنُوۡبُهُمۡ وَظُهُوۡرُهُمۡ

- عذاب کی جو وعید ان لوگوں کے لئے ہے جو فاضل دولت وافر مقدار میں جمع کر کے رکھتے ہیں اور جن مقاصد پر خرچ کرنا ضروری ہے ان پر خرچ نہیں کرتے
- اس سے یہ غلط فہمی نہ ہونا چاہیئے کہ زکواۃ ادا کرنے کے بعد انسان دولت کو خزانہ بنا کر رکھ سکتا ہے اور معاشرے میں جب اس کی ضرورت پڑے تو کہے کہ میں تو ان مصارف پہ خرچ نہیں کروں گا کہ میں نے زکواۃ ادا کر دی ہے
- اللہ کی راہ میں، اللہ کے دین پر، غریبوں مسکینوں اور معاشرے میں ضرورت پڑنے پر خرچ کرنے کا تقاضا یقینی طور پر زکواۃ ادا کرنے کے بعد بھی ہے
- سونا چاندی کے حکم میں ہر قسم کی نقدی (Currency)، بینک بیلنس (Bank Balance)اور بانڈ (Bond) جیسی چیزیں شامل ہیں
- اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کے مفہوم میں دین کی اشاعت تبلیغ و دعوت، جہاد، دینی تعلیم، مساجد و مدارس کی تعمیر محتاجوں کی مدد اور دیگر خیراتی کام

اِنَّ عِدَّةَ الشُّهُوْرِ عِنْدَ اللّٰهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ

اِنَّ عِدَّةَ الشُّهُوْرِ - بیشک مہینوں کی گنتی

عِنْدَ اللّٰهِ - اللہ کے پاس

اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا - بارہ مہینے ہے

فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ - اللہ کے لکھے ہوئے میں

يَوْمَ خَلَقَ - (اس دن سے) جس دن اس نے پیدا کیئے

السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ - آسمان اور زمین

مِنْهَآ - ان میں سے

اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ - چار حرمت والے (حرام) ہیں

چار حرمت والے مہینے

ذوالقعدہ، ذوالحجہ،

المحرم، الرجب

ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ ۙ۵ فَلَا تَظْلِمُوْا فِيْهِنَّ اَنْفُسَكُمْ وَقَاتِلُوا الْمُشْرِكِيْنَ

ذٰلِكَ - یہ ہے

الدِّيْنُ الْقَيِّمُ - پکا ضابطہ

فَلَا تَظْلِمُوْا - پس تم ظلم مت کرو

فِيْهِنَّ - ان میں

اَنْفُسَكُمْ - اپنی جانوں پر

وَقَاتِلُوا - اور جنگ کرو

الْمُشْرِكِيْنَ - مشرکوں سے

كَآفَّةً كَمَا يُقَاتِلُوْنَكُمْ كَآفَّةً ؕ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ ﴿۳۶﴾

كَآفَّةً - اکٹھا ہو کر

كَفّ : ہاتھ کی ہتھیلی

كَآفَّة : وہ چیز جو کسی کو انتہا پر لے جا کر روک دے

انتہائی، ساری، پوری، مکمل

كَمَا يُقَاتِلُوْنَكُمْ - جیسے وہ جنگ کرتے ہیں تم سے

كَآفَّةً - اکٹھا ہو کر

وَاعْلَمُوْٓا - اور جان لو

اَنَّ اللّٰهَ - کہ اللہ تعالیٰ

مَعَ الْمُتَّقِيْنَ - تقوی کرنے والوں کے ساتھ ہے

اِنَّ عِدَّةَ الشُّهُوۡرِ عِنۡدَ اللّٰهِ اثۡنَا عَشَرَ شَهۡرًا فِىۡ كِتٰبِ اللّٰهِ يَوۡمَ
خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ مِنۡهَاۤ اَرۡبَعَةٌ حُرُمٌ ؕ ذٰلِكَ الدِّيۡنُ
الۡقَيِّمُ ۙ فَلَا تَظۡلِمُوۡا فِيۡهِنَّ اَنۡفُسَكُمۡ وَقَاتِلُوا الۡمُشۡرِكِيۡنَ كَآفَّةً
كَمَا يُقَاتِلُوۡنَكُمۡ كَآفَّةً ؕ وَاعۡلَمُوۡۤا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الۡمُتَّقِيۡنَ ﴿۳۶﴾

حقیقت یہ ہے کہ مہینوں کی تعداد جب سے اللہ نے آسمان و زمین کو پیدا کیا
ہے اللہ کے نوشتے میں بارہ ہی ہے، اور ان میں سے چار مہینے حرام ہیں یہی
ٹھیک ضابطہ ہے لہٰذا ان چار مہینوں میں اپنے اوپر ظلم نہ کرو اور مشرکوں
سے سب مل کر لڑو جس طرح وہ سب مل کر تم سے لڑتے ہیں اور جان
رکھو کہ اللہ متقیوں ہی کے ساتھ ہے

محمد اقبال

اِنَّ عِدَّةَ الشُّهُوْرِ عِنْدَ اللّٰهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِیْ كِتٰبِ اللّٰهِ يَوْمَ
خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ مِنْهَآ اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ؕ ذٰلِكَ الدِّيْنُ
الْقَيِّمُ ۙ۬ فَلَا تَظْلِمُوْا فِيْهِنَّ اَنْفُسَكُمْ وَ قَاتِلُوا الْمُشْرِكِيْنَ كَآفَّةً
كَمَا يُقَاتِلُوْنَكُمْ كَآفَّةً ؕ وَ اعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ ﴿٣٦﴾

The number of months in the sight of Allah is twelve (in a year)- so ordained by Him the day He created the heavens and the earth; of them four are sacred: that is the straight usage. So wrong not yourselves therein, and fight the Pagans all together as they fight you all together. But know that Allah is with those who restrain themselves.

اِنَّ عِدَّةَ الشُّهُوْرِ عِنْدَ اللّٰهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ

- وقت اور زمانہ کا تعین کرنے کا ذریعہ بتایا گیا ہے
- اس وقت نہ گھڑیاں تھیں اور نہ ہی کیلنڈر وغیرہ
- لوگوں کے لیے چاند کو قدرتی تقویم (Natural Calendar) کی حیثیت دے دی، اس کا گھٹنا۔بڑھنا عام مشاہدہ کی چیز، اسی طرح مہینے کا آغاز اور اختتام
- عربوں میں ابراہیم علیہ السلام کے زمانہ سے قمری سال (Lunar Year) ہی رائج چلا آ رہا تھا۔ اور مہینوں کے عربی نام یہ تھے:
- ۱۔ محرم، ۲۔ صفر، ۳۔ ربیع الاول، ۴۔ ربیع الآخر، ۵۔ جمادی الاولٰی، ۶۔ جمادی الآخر، ۷۔ رجب، ۸۔ شعبان، ۹۔ رمضان، ۱۰۔ شوال، ۱۱۔ ذوالقعدہ، ۱۲۔ ذوالحجۃ
- نزول قرآن کے وقت عربوں کے یہاں یہی قمری سال رائج تھا لیکن مخصوص مصلحتوں کے پیش نظر ان کی ترتیب میں وہ الٹ پھیر کیا کرتے تھے

ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ ۵ۙ فَلَا تَظْلِمُوْا فِيْهِنَّ اَنْفُسَكُمْ وَ قَاتِلُوا الْمُشْرِكِيْنَ

- ماہ اور سال کے بارے میں خدا کی طرف سے شرعی ضابطہ یہی ہے جو بالکل صحیح اور درست قاعدہ ہے لہٰذا تمام دینی امور مثلاً حج کیا ادائگی، روزہ کا اہتمام، زکوۃ کی ادائیگی، اور عدت وغیرہ میں قمری ماہ وسال کا ہی اعتبار کیا جانا چاہیے
- ان بارہ مہینوں میں اللہ نے چار مہینے ایسے مقرر کر دیے کہ جن میں لوگ امن وسکون سے رہیں ان مہینوں میں لڑائی جھگڑا فساد منع کر دیا گیا یہ حرام مہینے ہیں
- یہ چار حرام مہینے محرم، ذی قعدہ، ذی الحجہ اور رجب ہیں
- حرمت والے مہینوں میں جنگ کرکے گناہ کے مرتکب نہ ہو جاؤ

اِنَّمَا النَّسِیۡٓءُ زِیَادَةٌ فِی الۡکُفۡرِ یُضَلُّ بِهِ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا یُحِلُّوۡنَهٗ عَامًا

اِنَّمَا النَّسِیۡٓءُ - یہ جو مہینے آگے پیچھے کرنے کا رواج ہے

النسیئ- النساء کے معنی کسی چیز کو اس کے وقت سے موئخر کردینا

کسی ماہِ حرام کو ملتوی/ موئخر کرکے کسی اور سے بدل دینا

زِیَادَةٌ - زیادتی (اضافہ) ہے

فِی الۡکُفۡرِ - کفر میں

یُضَلُّ بِهِ - گمراہ کیا جاتا ہے اس سے

الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا- ان کو جنھوں نے کفر کیا

یُحِلُّوۡنَهٗ - وہ حلال کرتے ہیں اس کو

عَامًا - ایک سال

وَّيُحَرِّمُوْنَهٗ عَامًا لِّيُوَاطِـُٔوْا عِدَّةَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ فَيُحِلُّوْا مَا حَرَّمَ اللّٰهُ ؕ

وَّيُحَرِّمُوْنَهٗ -اور حرام کرتے ہیں اس کو

عَامًا - ایک سال

لِّيُوَاطِـُٔوْا- تاکہ وہ برابر کریں (و ط أ)

لیوافقوا کے معنی میں

وَاطأَ يُوَاطِئُ ، مُواطأةً: برابری کرنا (III)

عِدَّةَ - گنتی

مَا حَرَّمَ اللّٰهُ - جو حرام کی اللہ نے

فَيُحِلُّوْا - پس وہ حلال کرتے ہیں

مَا حَرَّمَ اللّٰهُ - جسے حرام کیا اللہ نے

زُيِّنَ لَهُمْ سُوْٓءُ اَعْمَالِهِمْ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ

زُيِّنَ لَهُمْ - سجایا گیا ان کے لئے

سُوْٓءُ اَعْمَالِهِمْ - برائی ان کے اعمال کی

وَاللّٰهُ - اور اللہ تعالیٰ

لَا يَهْدِى - نہیں ہدایت دیتا

الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ - کافر لوگوں کو

اِنَّمَا النَّسِیْٓءُ زِیَادَةٌ فِی الْکُفْرِ یُضَلُّ بِهِ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا یُحِلُّوْنَهٗ عَامًا
وَّیُحَرِّمُوْنَهٗ عَامًا لِّیُوَاطِـُٔوْا عِدَّةَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ فَیُحِلُّوْا مَا حَرَّمَ
اللّٰهُ ؕ زُیِّنَ لَهُمْ سُوْٓءُ اَعْمَالِهِمْ ؕ وَاللّٰهُ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الْکٰفِرِیْنَ ۳۷

نسیٔ تو کفر میں ایک مزید کافرانہ حرکت ہے جس سے یہ کافر لوگ
گمراہی میں مبتلا کیے جاتے ہیں کسی سال ایک مہینے کو حلال کر لیتے
ہیں اور کسی سال اُس کو حرام کر دیتے ہیں، تاکہ اللہ کے حرام کیے
ہوئے مہینوں کی تعداد پوری بھی کر دیں اور اللہ کا حرام کیا ہوا حلال
بھی کر لیں ان کے برے اعمال ان کے لیے خوشنما بنا دیے گئے ہیں
اور اللہ منکرین حق کو ہدایت نہیں دیا کرتا

محمد اقبال

اِنَّمَا النَّسِیْٓءُ زِيَادَةٌ فِى الْكُفْرِ يُضَلُّ بِهِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُحِلُّوْنَهٗ عَامًا
وَّيُحَرِّمُوْنَهٗ عَامًا لِّيُوَاطِـُٔوْا عِدَّةَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ فَيُحِلُّوْا مَا حَرَّمَ اللّٰهُ ؕ
زُيِّنَ لَهُمْ سُوْٓءُ اَعْمَالِهِمْ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ۝٣٧ ع

Verily the transposing (of a prohibited month) is an addition to Unbelief: the Unbelievers are led to wrong thereby: for they make it lawful one year, and forbidden another year, in order to adjust the number of months forbidden by Allah and make such forbidden ones lawful. The evil of their course seems pleasing to them. But Allah guides not those who reject Faith.

اِنَّمَا النَّسِیٓءُ زِيَادَةٌ فِى الۡكُفۡرِ يُضَلُّ بِهِ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا يُحِلُّوۡنَهٗ عَامًا

- عرب ابراہیم علیہ السلام کے زمانے سے ان حرام مہینوں کا بہت احترام کرتے چلے آرہے تھے اور ان میں لڑائی کرنے کو سخت ممنوع سمجھتے تھے
- لیکن امتداد زمانہ سے انکی اخلاقی قدریں اس قدر پامال ہوئیں کہ وہ ایسی زندگی کا تصور ہی نہیں کرسکتے تھے جس میں خوں ریزی، قزاقی، راہزنی، اور لڑائی نہ ہو
- اپنی اس خصلت سے مجبور ہو کر انھوں نے ایک راستہ نکالا کہ حرام مہینوں میں سے کسی ایک میں اپنے دشمن قبیلے پر حملہ کرتے اور کسی دوسرے مہینے کو اس کے بدلے حرام قرار دے دیتے (اور یوں حرام مہینوں کی تعداد پوری کرتے)
- اسے انھوں نے" **نسی** " کا نام دے رکھا تھا
- نسی کی ایک قسم - قمری سال کو شمسی سال کے برابر قرار دینے کے لیے کبیسہ کے نام سے ایک مہینہ کا اضافہ کردیتے

اِنَّمَا النَّسِیْٓءُ زِیَادَۃٌ فِی الْکُفْرِ یُضَلُّ بِہِ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا یُحِلُّوْنَہٗ عَامًا

- قمری سال کی اس کمی کو پورا کرنے کے لیے ہر آٹھ سالوں میں تین ماہ بڑھائے جاتے یا ہر دوسرے یا تیسرے سال کے خاتمہ پر ایک ماہ کبیسہ کا اضافہ کیا جاتا
- اس طرح ان کی کوشش یہ ہوتی کہ حج کے ایام ایک جیسے موسم میں آئیں تاکہ نہ حج کی ادائیگی میں تکلیف ہو اور نہ تجارتی مصروفیات میں کوئی رکاوٹ پیش آئے
- اس کے نتیجے میں حج اپنے اصلی ایام میں ۳۳ سال کے بعد آتا۔ اس طرح سے یہ اہم ترین فریضہ اپنے ایام سے ہٹ کر اپنی فرضیت اور قدر و منزلت کھو دیتا۔
- نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دس ہجری میں جب حج فرمایا تو حج ہزار گردشوں کے بعد اپنے اصلی ایام تک پہنچ چکا تھا، اور ٹھیک نو اور دس ذی الحج کو مناسکِ حج کی ادا کیئے گئے
- آپؐ نے فرمایا إِنَّ الزَّمَانَ قَدِ اسْتَدَارَ كَهَيْئَتِهِ يَوْمَ خَلَقَ اللَّهُ السَّمٰوٰاتِ وَالأَرْضَ زمانہ گردش کر کے اپنی اصلی ہیئت پر آگیا ہے جس پر اللہ نے زمین و آسمان پیدا کیئے
- آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسی دن نسی کی رسم کے خاتمے کا اعلان فرمایا

يَآيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَا لَكُمْ اِذَا قِيْلَ لَكُمُ انْفِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اثَّاقَلْتُمْ اِلَى الْاَرْضِ

يَآيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا - اے لوگو ! جو ایمان لائے

مَا لَكُمْ - تمہیں کیا ہوا

اِذَا قِيْلَ لَكُمُ - جب کہا جاتا ہے تم لوگوں سے

انْفِرُوْا - کہ تم نکلو

نفر کے اصل معنی ہیں منتشر ہونا، کوچ کرنا

فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ - اللہ کی راہ میں

اثَّاقَلْتُمْ - تم لوگ بوجھل ہوتے ہو

اثَّاقَلْتُمْ اصل میں تثاقلم (باب تفاعل) تھا ت کو ث میں مدغم کیا گیا

اِلَى الْاَرْضِ - زمین کی طرف

اَرَضِيْتُمْ بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا مِنَ الْاٰخِرَةِ ۚ فَمَا مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا فِى الْاٰخِرَةِ اِلَّا قَلِيْلٌ ﴿٣٨﴾

اَرَضِيْتُمْ ۔ تم لوگ راضی ہوئے

بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۔ دنیوی زندگی پر

مِنَ الْاٰخِرَةِ ۔ آخرت سے (زیادہ)

فَمَا مَتَاعُ ۔ تو نہیں ہے سامان

الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۔ دنیوی زندگی کا

فِى الْاٰخِرَةِ ۔ آخرت (کے مقابلہ) میں

اِلَّا قَلِيْلٌ ۔ مگر بہت تھوڑا

يَاۤ اَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا مَا لَـكُمۡ اِذَا قِيۡلَ لَـكُمُ انْفِرُوۡا فِىۡ سَبِيۡلِ
اللّٰهِ اثَّاقَلۡتُمۡ اِلَى الۡاَرۡضِ ؕ اَرَضِيۡتُمۡ بِالۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا مِنَ
الۡاٰخِرَةِ ۚ فَمَا مَتَاعُ الۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا فِى الۡاٰخِرَةِ اِلَّا قَلِيۡلٌ ﴿۳۸﴾

اے لوگو جو ایمان لائے ہو، تمہیں کیا ہو گیا کہ جب تم سے
اللہ کی راہ میں نکلنے کے لیے کہا گیا تو تم زمین سے چمٹ کر رہ
گئے؟ کیا تم نے آخرت کے مقابلہ میں دنیا کی زندگی کو پسند
کرلیا؟ ایسا ہے تو تمہیں معلوم ہو کہ دنیوی زندگی کا یہ سب
سروسامان آخرت میں بہت تھوڑا نکلے گا

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا مَا لَـكُمۡ اِذَا قِيۡلَ لَـكُمُ انْفِرُوۡا فِىۡ
سَبِيۡلِ اللّٰهِ اثَّاقَلۡتُمۡ اِلَى الۡاَرۡضِؕ اَرَضِيۡتُمۡ بِالۡحَيٰوةِ
الدُّنۡيَا مِنَ الۡاٰخِرَةِ ۚ فَمَا مَتَاعُ الۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا فِى
الۡاٰخِرَةِ اِلَّا قَلِيۡلٌ ﴿۳۸﴾

O ye who believe! what is the matter with you, that, when ye are asked to go forth in the cause of Allah, ye cling heavily to the earth? Do ye prefer the life of this world to the Hereafter? But little is the comfort of this life, as compared with the Hereafter.

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَا لَكُمْ اِذَا قِيْلَ لَكُمُ انْفِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اثَّاقَلْتُمْ اِلَى الْاَرْضِ

- ## غزوہ تبوک کا عنوان
- چھ ہجری میں معاہدہ حدیبیہ کے بعد آپ ﷺ نے جزیرۃ العرب سے باہر اسلام کی تبلیغ کا آغاز کیا - یہ آپ ﷺ کی بعثتِ عمومی کا آغاز
- آپ ﷺ نے بیرون عرب ریاستوں کے حکمرانوں اور سلاطینِ عالم کے نام خطوط لکھے اور بعض علاقوں میں اسلامی دعوت کے لیے اپنے وفود بھیجے۔
- شمال میں سرحد شام سے متصل جو قبائل جو زیادہ تر عیسائی اور رومی سلطنت کے زیر اثر تھے کو اسلام کی دعوت دینے کے لیے پندرہ آدمیوں پر مشتمل ایک وفد بھیجا جن کے رئیس کعب بن عمیر غفاریؓ تھے۔ان لوگوں نے ان میں سے ۱۴ کو شہید کر دیا اور صرف حضرت کعبؓ جان بچا کر واپس آئے
- آپؐ نے نے بُصرہ کے رئیس شرحبیل بن عمرو کے نام بھی دعوت اسلام کا پیغام بھیجا اس بدبخت نے آپؐ کے سفیر (حضرت حارثؓ بن عمیر الازدی) کو قتل کر دیا

غزوہ تبوک کا عنوان

حضرت حارثؓ بن عمیر الازدی (سفیر رسولؐ) کی قبر

غزوہ تبوک کا عنوان

غزوہ موتہ کے شہداء کا مقامِ شہادت

غزوہ تبوک کا عنوان

غزوہ موتہ کے شہداء کا مقامِ شہادت

يَآيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا مَا لَكُمْ اِذَا قِيلَ لَكُمُ انْفِرُوا فِي سَبِيلِ اللهِ اثَّاقَلْتُمْ اِلَى الْاَرْضِ

- آپ ﷺ نے ان شہداء کا انتقام لینے کے لیے تین ہزار کی جمعیت حضرت زید بن حارثہؓ کی قیادت میں روانہ فرمائی .... (تفصیل)
- جنگ موتہ کے نتیجے نے نیم آزاد عربی قبائل اور عراق کے قریب رہنے والے نجدی قبائل کو جو کسریٰ کے زیر اثر تھے اسلام کی طرف متوجہ کر دیا اور وہ ہزاروں کی تعداد میں مسلمان ہو گئے
- جنگ موتہ کی Reinforcement کے طور پر آپ ﷺ نے جنگ تبوک کا فیصلہ فرمایا اور اعلان عام فرمایا کہ رومیوں کے مقابلے کے لیے تمام ممکنہ وسائل بروئے کار لاتے ہوئے ایک بڑا لشکر تبوک کے لیے روانہ کیا جائے
- اسی جنگ کے لیئے کی تیاری اور اس میں شرکت کے لیئے یہ متجسسانہ سوال (searching question) کہ تم دعویدار تو ایمان بالآخرت کے لیکن اللہ کی راہ میں جنگ کے لیے نکلنے کو تیار نہیں ہو کیا آخرت کے بدلے دنیا کے خریدار ہو؟

اِلَّا تَنۡفِرُوۡا يُعَذِّبۡكُمۡ عَذَابًا اَلِيۡمًا ۙ۬ وَّيَسۡتَبۡدِلۡ قَوۡمًا غَيۡرَكُمۡ

اِلَّا تَنۡفِرُوۡا (اِنْ لَا) - اگر تم نہیں نکلو گے

يُعَذِّبۡكُمۡ - تو وہ عذاب دے گا تم کو

عَذَابًا اَلِيۡمًا - ایک دردناک عذاب

وَّيَسۡتَبۡدِلۡ - اور وہ تبدیل کرے گا

قَوۡمًا - کسی قوم کو

غَيۡرَكُمۡ - تمہارے علاوہ

وَلَا تَضُرُّوْهُ شَيْـًٔا ۭ وَاللّٰهُ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝۳۹

وَلَا - اور نہ

تَضُرُّوْهُ - تم نقصان پہنچاؤ گے اس کو

شَيْـًٔا - کچھ بھی

وَاللّٰهُ - اور اللہ تعالیٰ

عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ - ہر چیز پر

قَدِيْرٌ - قادر ہے

اِلَّا تَنۡفِرُوۡا يُعَذِّبۡكُمۡ عَذَابًا اَلِيۡمًا ۙ وَّيَسۡتَبۡدِلۡ قَوۡمًا
غَيۡرَكُمۡ وَلَا تَضُرُّوۡهُ شَيۡـــًٔا‌ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ قَدِيۡرٌ ﴿۳۹﴾

تم نہ اٹھو گے تو خدا تمہیں دردناک سزا دے گا۔ اور تمہاری
جگہ کسی اور گروہ کو اٹھائے گا۔ اور تم خدا کا کچھ بھی نہ بگاڑ سکو
گے، وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے

Unless ye go forth, He will punish you with a grievous penalty, and put others in your place; but Him ye would not harm in the least. For Allah hath power over all things.

اِلَّا تَنۡفِرُوۡا يُعَذِّبۡكُمۡ عَذَابًا اَلِيۡمًا ۙ وَّيَسۡتَبۡدِلۡ قَوۡمًا غَيۡرَكُمۡ وَلَا تَضُرُّوۡهُ شَيۡـًٔا ؕ

- اللہ کے جس قانون کے تحت قوموں کے عروج وزوال کے فیصلے ہوتے ہیں اس کی بنیاد یہ ہے کہ یہ دیکھا جاتا ہے کہ حق و باطل کے معرکے میں کون اپنا فرض ادا کرتا ہے اور کون نہیں
- جب امت مسلمہ کہلانے والی امت اللہ کے دین کی سربلندی اور ملک وملت کی بقا کے لیے میدانِ جہاد میں شرکت سے پہلو تہی کرتی ہے تو یہ ظاہر ہے کہ اس امت کا اللہ کے دین سے اگر کوئی رشتہ ہے تو وہ صرف واجبی ہے
- وہ دین کے لیے کوئی تکلیف اٹھانے اور اس کے لئے کسی آزمائش سے گذرنے کے لئے تیار نہیں۔ کسی معرکۂ کارزار کی دعوت یا عزیمت کی صدا پہ لبیک نہیں
- اللہ کے یہاں ایسے لوگوں کی کوئی قدرومنزلت نہیں۔ یہاں بندگی کا کم سے کم تقاضا یہ ہے کہ دین کے ہر تقاضے اور ہر بلاوے پر لبیک کہا جائے

کسے کہ کشتہ نشد از قبیلہء ما نیست

استبدال اقوام ۔ کب اور کیوں ؟

- إِلاَّ تَنفِرُواْ يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا أَلِيمًا وَيَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ وَلاَ تَضُرُّوهُ شَيْئًا
- اگر تم (اللہ کی راہ میں) نہ نکلو گے تو وہ تمہیں دردناک سزا دے گا اور تمہاری جگہ (کسی) اور قوم کو لے آئے گا اور تم اسے کچھ بھی نقصان نہیں پہنچا سکو گے۔ ۹/۳۹
- هَاأَنتُمْ هَؤُلَاءِ تُدْعَوْنَ لِتُنفِقُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَمِنكُم مَّن يَبْخَلُ وَمَن يَبْخَلْ فَإِنَّمَا يَبْخَلُ عَن نَّفْسِهِ وَاللَّهُ الْغَنِيُّ وَأَنتُمُ الْفُقَرَاءُ وَإِن تَتَوَلَّوْا يَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ ثُمَّ لَا يَكُونُوا أَمْثَالَكُمْ ۔ ۴۷/۳۸
- دیکھو، تم لوگوں کو دعوت دی جا رہی ہے کہ اللہ کی راہ میں مال خرچ کرو اِس پر تم میں سے کچھ لوگ ہیں جو بخل کر رہے ہیں، حالانکہ جو بخل کرتا ہے وہ در حقیقت اپنے آپ ہی سے بخل کر رہا ہے اللہ تو غنی ہے، تم ہی اس کے محتاج ہو اگر تم منہ موڑو گے تو اللہ تمہاری جگہ کسی اور قوم کو لے آئے گا اور وہ تم جیسے نہ ہوں گے